نکتہ نظر: (افکار و تاثرات...... قارئین بنام مدیر)

یادگارِ اسلاف حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ کا مکتوب

ارباب وفاق المدارس و عمائدین مجلس عمل کی خدمت میں

محترم المقام عنایت فرمایم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت معالیکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ذیل کے سطور کا اصل محرک الحق بابت ج ۲۔ ۱۴۲۸ھ کے صفحہ نمبر ۵ میں ملعون رشدی کے مضمون میں خود آنجناب کے متعلق یہ پڑھ کر کہ چند دن پہلے مجھے برطانوی وزرات داخلہ نے دہشت گرد اور انتہا پسند قرار دیا اور برطانیہ میں میرے داخلہ پر پابندی لگائی اس سے جو خوشی ہوئی زبان قلم اس کی صحیح ترجمانی سے قاصر ہے۔ اس پر ایک بار نہیں سو بار آپ کو مبارکباد عرض کرتا ہوں خدا کا شکر ہے کہ ہمارے سیاسی حضرات میں بھی کچھ ایسی شخصیتیں موجود ہیں جس کا وجود بتان آزری کے پرستار اپنے ملک میں برداشت نہیں کر سکتے۔ جبکہ عموماً آج کے سیاسی راہنما

ع　　باما شراب خورد بہ زاہد نماز کرد　　کے مصداق ہیں۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ساٹھ سالہ پاکستان میں اسلام کے متعلق ہم رب کریم جل جلالہ اور اس کے حبیب بالمومنین رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ الف الف صلوات وتسلیم کے سامنے سیاہ رو اور شرمندہ ہیں۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ حد یہ ہے کہ گزشتہ دنوں ایک چنگے بھلے صاحب قلم و قرطاس نے نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والی ایک مختصر مگر بقیمت بہتر جماعت بلکہ اس کی مطالبہ شریعت کا جس ہتک آمیز عنوان سے مذاق اُڑایا ہے اور شیطان کے فریبی چالوں کی تمہید سے ابتداء کر کے کئی صفحے سیاہ کرتے ہوئے آخری تان ٹوٹی تو ان ہی چند بے سروسامان صالحین اور صالحات پر جو کہ مساجد اللہ کی بے حرمتی پر اپنی حرمتیں قربان کرنے کا پختہ عزم کئے ہوئے ہیں۔ کسی کے طریق عمل سے اختلاف کرنا کوئی نئی بات نہیں مگر اپنے زعم کو شریعت ہی قرار دے دینا اور مخالف کو کھلے لفظوں میں مخالفین شریعت کی سند عطا کرنا ایک ایسی تعی ہے جس سے ماضی قریب کے ہمارے ہی اکابر کے ارواح طیبہ کو کافی دکھ پہنچ سکتا ہے۔ اور وہ رب کریم کے دربار میں کیا عجب افسوس کرتے ہوئے عرض کر رہے ہوں

کہ یارب　　مازیاراں چشم نیکی داشیتم　　خود غلط بود آنچہ ماپندا شتیم

تاریک ترین تاریخ: یہاں دس جولائی ۲۰۰۷ء کی تاریک ترین تاریخ سے پہلے کہہ چکا تھا' مجھے بے حد افسوس ہے کہ میری بدگمانی غلط ثابت نہیں ہوئی کہ اس قسم کے مضامین ظالم ترین دشمنوں کے لئے علماء اسلام اور مدارس دینیہ پر ہر قسم کے ظلم کرنے کا راستہ ہموار کر سکتے ہیں۔ ابھی اس قلمی مجاہد کے تحریر کی سیاہی خشک نہیں ہوئی تھی۔

وفاق المدارس کا قابل صد مذمت کردار: کہ وفاق المدارس کی قیادت نے سب سے پہلا اور سب سے بڑا ظلم یہ کر دیا کہ جامعہ حفصہ کو وفاق المدارس سے خارج کر کے اپنی طاقت آزمائی کرتے ہوئے اسے بے یار و مدد گار کر دیا

اور یہ نہ سمجھے کہ ہم نے اپنے ماتحت ہزار ہا دینی مدارس کو ظالم ترین حکومت کی جھولی میں ڈال دیا ہے۔ اس طرح ان کی ظالمانہ اور غاصبانہ چودھراہٹ تو ثابت ہوگئی مگر ہزار ہا دینی مدارس کی ناک بھی تو کٹ گئی۔

جج صاحب کا مسئلہ: انہی دنوں جج صاحب کا مسئلہ چلا ہوا تھا چنانچہ پورے ملک کے چھوٹے اور بڑے وکلاء صاحبان ہزارتن (جسم) و یک جان ہوکر ان کے ساتھ رہے اور کامیاب ہوئے۔ مگر مولوی صاحبان کی غلط قیادت نے نہ صرف اپنا بلکہ سب کا بیڑا غرق کر دیا۔

طریق کار کا اختلاف، عمائدین وفاق المدارس و مجلس عمل: غصہ تھوک دو، اور خدا کیلئے غور تو کرو جھگڑا کے فریقین غازی برادران اور حکومت کے دونوں حصے عالی اور سافل ہیں۔ آپ کا زبانی دعویٰ یہ ہے کہ ایک فریق حکومت یقیناً مجرم ہے کہ اس نے مساجد اللہ کو گرایا ہے۔ دوسرا فریق غازی برادران کا دعوی جھوٹا نہیں ہے نہ مدعی علیہ کا اس سے انکار ہے۔ اب اختلاف اس میں ہوگیا کہ مجرم سے اپنا حق کس طرح وصول کیا جائے یعنی اسے مساجد کو گرانے سے کس طرح روکا جائے، غازی برادران کا طریق کار آپ کے خیال میں صحیح نہیں تھا، ٹھیک ہے، آپ کو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جب آپکے خیال میں از روئے دیانت صحیح نہ تھا تو بھی انکا ساتھ دیں۔ سوال یہ ہے کہ ظالم سے اپنا حق وصول کرنے کا وہ کونسا عملی طریق کار اختیار کیا تھا آپ نے یہ جو سب کچھ گنوا کر اسلام آباد کے دار السلام میں بیٹھ کر اور دکھاوے کے آنسو بہا دینے کے بعد آپ کی آنکھیں کھلیں اور ملک کے مختلف مفادات پر کنونشنوں کی تجویز پیش کر کے اطمینان سے بیٹھ گئے۔ غازی برادران سے پہلی ملاقات کے بعد کیوں نہ اپنے ہزاروں مدارس سے جن کی آپ قیادت کر رہے ہیں یہ اپیل کی کہ بلا کسی تاخیر کے فلاں تاریخ پر مساجد کے گرانے پر حکومت کیخلاف احتجاجی قرارداد یں بھیجو اور نفاذ اسلام کے نام سے اپنے بیسوں سے زائد ممبران قومی وصوبائی اسمبلیوں کو بھی احتجاجی قرارداد یں بھجو کہ کیوں صم بکم ہوکر ایسے اہم امر پر گونگے اور بہرے ہوکر بیٹھے ہو۔ یہ اعزاز دین اور مساجد اللہ کی حرمت کا مسئلہ اگر تم اس طرح اس پر خاموش رہے اور مہر سکوت نہ توڑا تو آئندہ ہمارا ووٹ تم پر حرام ہوگا۔ اسی طرح آپ نے اسی وقت جبکہ غازی برادران کا طریق کار تم کو پسند نہ تھا کیوں نہ جرات کرتے ہوئے ملک کے ہر صوبہ کے اہم مقامات پر کنونشنوں کی خودسر پرستی کی۔ یہ ایک مثال عرض کی گئی ہے کیا غازی برادران کے طریق عمل کے مقابلہ میں کوئی بھی صحیح طریق عمل تم نے پیش کیا۔ آپ شب و روز غازی برادران کے طریق عمل کے خلاف تو شور مچاتے رہے مگر اصل مسئلہ اور مجرم فریق کے خلاف ساکت اور صامت رہے۔

عذر لنگ: (آپ لوگ) یہ کہہ کر پیچھا نہیں چھڑا سکتے نہ قوم سے نہ خدا اور رسول ﷺ سے نہ آج اور نہ کل بروز قیامت کہ ہم نے کہہ تو دیا اور کہتے رہے کہ حکومت نے مساجد گرا کر غلط کام کیا ہے، سوال یہ ہے کہ آپ نے وہ صحیح طریق کار کیا پیش کیا جو حکومت کو غلط کام کرنے سے روکنے پر اثر انداز ہو، یہ بھی یاد رہے کہ غازی برادران سے پہلی بار رابطہ کرنے اوران کا آپکی اس تجویز سے انکار کرنے کہ ہم مؤثر طریق کار کو صرف زبانی وعدوں پر نہیں چھوڑ سکتے اس

کے بعد آپ کے پاس کافی وقت تھا جس سے میں طریق کار کے مقابلہ میں صحیح طریق کار پیش کر سکتے تھے مگر آپ کو نہ کرنا تھا نہ کیا' خدارا صرف چرب لسانی سے کام نہ لیں واقعہ یہی ہے کہ وقت تھا مگر آپ نے اس کو ضائع کر دیا اور اس پر خلق خدا گواہ ہے' اس لئے اب بعد از وقت نالہ زنان شور و فغان اور گریہ وزاری کی حیثیت تو

ع جل گیا (بلکہ جلا دیا) جب کھیت اور برسا تو پھر کس کام کا۔ کی ہے

حکومت نواز اعلانات: آپ کے یہ بے جان اداریے جو مختلف ماہناموں میں آ رہے ہیں ان حکومت نواز اعلانات کا کیا کفارہ ہو سکتے ہیں جن میں آپ نے نمبر اول ان گنے چنے مجاہدین کو مخالف شریعت قرار دیا۔ نمبر دو ان کے متعلق اخبار کے مطابق لکھا کہ یہ بدمعاش ہیں ان کو جیل میں ڈال دینا چاہیے۔ نمبر ۳ مسجد کو بضرورت تنگی شارع عام مختصر کیا جا سکتا ہے۔ نمبر ۴ ایک بڑی قد و قامت کے خیر و خیر خواہی امت کی مدعی ماہنامہ نے صاف لفظوں میں صاف اور کھلا غلط اعلان شائع کیا کہ حکومت نے اب غلط آرڈر واپس لے لئے اور گرائے گئے مساجد کی تعمیر شروع کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دروغ گویم برروئے تو کی کتنی بھدی مثال ہے۔ برائے خدا ان چار نمبروں کو غور سے پڑھیں اور وفاق کو سیاسی لٹیروں سے بچائیں۔

یاس اور ناامیدی: یہاں تک لکھ لینے کے بعد اخبارات میں شوریٰ وفاق کے اجلاس منعقدہ ملتان کی کارروائی نظر آئی اور بالخصوص یہ کہ آپ نے اس میں شرکت کی اور یہ کہ وفاق کے مرکزی ذمہ دار بحالہ اپنے عہدوں پر براجمان ہیں تو بے حد مایوسی اور ناامیدی ہوئی کہ اب تک وفاق کے بعض ذمہ داروں کا رونا تھا' اب تو آوے کا آوا جتلا نظر آ رہا ہے۔

صرف آپ سے امید تھی کہ حقانیہ جس میں ایک ہزار افراد دورہ حدیث شریف میں شریک ہیں اس کی نظیر چشم بد دور پورے ایشیاء میں کیا عرب و عجم از ہر مصر میں بھی شاید کہ نہ مل سکے۔ اس کے اعلیٰ ذمہ دار کی حیثیت سے وفاق کو اس وبا سے بچانے کی مکمل اور کامیاب سعی فرماویں گے۔ مگر آہ کہ غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ خیال تو یہی آیا کہ ان سطور کو پھاڑ ہی دوں۔ لیکن مقلب القلوب حق تعالیٰ کی ذات ہے' کیا عجب کسی درجہ میں کوئی بات کام کی بھی اس میں سے آپ کو پسند آ جائے اور اسی سے آپ حقیقت پسندی کو کام میں لے آئیں' حالات کا کیا کہنا' عریضہ کی ابتداء خوشی اور مسرت سے ہوئی اور چند ہی دنوں میں کتنی تبدیلی آ گئی۔ للہ آپ اپنی ذمہ داری کا احساس فرماویں اور دو چار غیر ذمہ دار صاحبان سے وفاق کو پاک کریں والی اللہ المشتکیٰ۔

(نوٹ) مکتوب نگار مدظلہ کے اس درد کو ساتھ لئے ہوئے حضرت مولانا مدظلہ ایک طویل عرصہ بعد وفاق کے اجلاس شوریٰ میں شریک ہوئے مگر اس کی تفصیل پریس میں چھپ چکی ہے کہ اجلاس کے اشتعال انگیز فضاء کو سرد کرانے کیلئے ایک لمبی چوڑی طویل تقریر کروا کر گویا وکیل استغاثہ اٹارنی جنرل بنوا کر اجلاس کا وقت ختم کروا دیا گیا' اور مولانا مدظلہ کو اجلاس کے اختتامی لمحات میں امر مجبوری واک آؤٹ یا بائیکاٹ کر کے اپنا احتجاج نوٹ کروانے کے سوا چارہ نہ رہا۔ (ادارہ)